211 ـ نماز میں شك كے وقت سجدہ سہو كرنا

سوال

نماز كى ركعات ميں شك پيدا ہونے كے متعلق سوال ہے كہ ايسے شخص كو كيسے نصيحت كى جائے ؟
بعض كا كہنا ہے كہ ايك بار سلام پھيرے اور پھر سجدہ سہو كرے، اور كچھ لوگ كہتے ہيں كہ پہلے اپنى نماز مكمل كرو اور پھر سجدہ سہو كرو، يہ موضوع بہت حيران كن ہے، آپ سے گزارش ہے كہ اس كى وضاحت فرمائيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز كے اركان اور واجبات يا ركعات كى تعداد ميں زيادتى يا نقصان يا شك كى بنا پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، ركعات كى تعداد ميں شك پيدا ہونے كى صورت كے متعلق سوال كيا گيا اس كا جواب درج ذيل ہے:

اول:

شك كى تعريف:

دو محتمل معاملوں ميں تردد كا نام شك ہے.

دوم:

اگر كسى كو سلام پھيرنے كے شك ہوا ہو تو اس شك كى طرف متوجہ نہيں ہوا جائيگا، مثلا كسى نے ظہر كى نماز مكمل ادا كر لى اور نماز ختم ہونے كے بعد اسے شك ہو كہ آيا اس نے تين ركعت ادا كى ہيں يا چار، تو اس بغير كسى دليل اور يقين كے اس شك كى طرف التفات اور توجہ نہيں كى جائيگى، كيونكہ وگرنہ عبادت ميں زيادتى اور وسوسہ كا دروازہ كھل جائيگا.

سوم:

جسے دوران نماز شك ہو اس كى دو حالتيں ہيں:

پہلى حالت:

اسے تلاش کرنا اور ظن غالب کی بنا پر راجح قرار دینا ممکن ہو، چنانچہ اس کے ظن غالب میں جو آئے اس پر عمل کرتے ہوئے سلام کے بعد سجدہ سہو کر لے، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو اس میں زیادہ یا کمی کر دی (جیسا کہ راوی کو شک ہے) جب سلام پھیرا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا: کیا نماز میں کوئی چیز پیش آ گئی ہے؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کرتے ہوئے پوچھا کیا ہوا ہے ؟

صحابہ کرام نے عرض کیا: آپ نے اتنی رکعات پڑھائی ہیں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں بچھائے اور قبلہ رخ ہو کر دو سجدے کر کے سلام پھیرا اور ہماری جانت متوجہ ہو کر فرمایا:

" اگر نماز میں کوئی نئی چیز پیدا ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا، لیکن میں تو آپ کی طرح بشر ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں، چنانچہ جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کرا دیا کرو، اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک پیدا ہو جائے تو وہ صحیح کو تلاش کرے اور اس پر اعتماد کرتے ہوئے نماز مکمل کر کے سلام پھیرے اور پھر دو سجدے کر لے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (401).

دوسری حالت:

اس کے ظن غالب میں دونوں میں سے کچھ غالب نہ ہو تو وہ کم رکعات پر اعتماد کرتے ہوئے نماز مکمل کرے اور سلام پھیرنے سے قبل سجدہ سہو کر لے، مثلا کسی شخص نے ظہر کی نماز ادا کی اور اسے دوران نماز شک ہوا کہ آیا اس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار ؟ اور ان میں سے اس کے گمان پر کچھ غالب نہ ہو تو وہ کم رکعات یعنی تین پر اعتماد کرتے ہوئے ایک رکعت اور ادا کر کے تشھد کے لیے بیٹھ جائے اور سلام پھیرنے سے قبل سجدہ سہو کرے، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں کسی ایک کو نماز میں شک پیدا ہو اور اسے پتہ نہ ہو کہ اس نے کتنی رکعات ادا کی ہیں، تین یا چار رکعت تو اسے شک کو ختم کرتے ہوئے یقین پر اعتماد کرنا چاہیے، پھر سلام پھیرنے سے قبل سجدہ سہو کرے، اگر تو اس نے پانچ رکعت ادا کر لیں تو یہ سجدے اسے جوڑا بنا دینگے، اور اس نے مکمل چار رکعت ادا کی ہوں تو یہ سجدے شیطان کی ذلت کا باعث ہونگے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (571).

ترغیما للشیطان کا معنی شیطان کو غضب ناک اور ذلیل کرنا، اور اسے اس کی مراد اور مقصد سے خائب و خاسر واپس کرنا ہے.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (5 / 60).

واللہ اعلم .